82439 ـ خاوند کے ظلم کی بنا پر بیوی نے طلاق کا مطالبہ کر دیا

سوال

ہماری شادی کو گیارہ ماہ ہوئے ہیں اور دو روز قبل میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی، اس نے ہماری اس طلاق کو خلع شمار کیا ہے، کیونکہ میں نے میرے خاوند کے ذمہ جو رقم تھی میں اس سے دستبردار ہوگئی، اس لیے کہ میں نے سمجھا کہ اس طلاق کو روکنے کے لیے یہی رقم کام کر سکتی ہے، نہ کہ ہمارے درمیان محبت و معاشرت؛ اس لیے میں نے اس رقم سے دستبرداری کا اعلان کر دیا، اور اس نے بڑی سہولت سے مجھے طلاق دے دی.
میں اپنے خاوند کو بہت پسند کرتی ہوں، اللہ تعالی سے میری دعا تھی کہ طلاق نہ ہو، اور میں نے استخارہ بھی کیا تھا اور عدالت میں خاموش رہی، میری نظر قاضی کو یہ کہہ رہی تھی کہ یہ طلاق نہیں ہونی چاہیے، اور جب قاضی نے مجھے دریافت کیا تم موافق اور مطمئن ہو تو میں نے اثبات میں جواب دیا تاکہ میری عزت محفوظ رہے جسے میرے خاوند اور اس کی پہلی بیوی نے مجروح کیا تھا (کیونکہ میں اس کی دوسری بیوی ہوں) میں درج کے بارہ میں
استفسار کرنا چاہتی ہوں:
اول:
ہماری طلاق سے اللہ رحمن کا عرش ہل گیا، اس عبارت کا معنی کیا ہے ؟
دوم:
کیا اپنی عزت محفوظ رکھنے کے لیے میرا طلاق طلب کرنے سے اللہ ناراض تو نہیں ہوا، اور اس لیے کہ میرا خاوند اخراجات میں عدل نہیں کرتا تھا، اور بعض اوقات رات بسر کرنے میں بھی عدل نہیں کرتا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ کو دنیا و آخرت میں سعادت و عافیت عطا کرے، اور آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد جیسا نعم البدل دے.

یہ علم میں رکھیں کہ آزمائش و ابتلاء تو دنیاوی زندگی کی سنت اور طریقہ ہے، اور مسلمن شخص کو چاہیے کہ وہ مصائب اور تکالیف برداشت کرنے کے لیے اپنے دل کو تیار رکھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ اور بڑی مصیبت اس شخص کو پہنچتی ہے جس کا کوئی دوست یا محبوب فوت ہو جائے یا غائب ہو یا پھر جدائی ہو جائے، لیکن اللہ

سبحانہ و تعالی اپنے فضل و کرم اور احسان کے ساتھ لوگوں پر اپنی رحمت کے دروازے کھولتا رہتا ہے، اور ان کے لیے دوست و احباب ہونے میں آسانی پیدا کرتا ہے، اور ایسے لوگ فراہم کرتا ہے جو اس کی خیر و بھلائی پر مدد و تعاون کرتے ہیں، اس طرح اس کے دل سے بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور وحشت جاتی رہتی ہے.

اس لیے جو کچھ ہو چکا آپ اس پر غمزدہ مت ہوں، کیونکہ بندے کو جو تکلیف آنے والی ہوتی ہے وہ آ کر رہتی ہے اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو، اور یہ ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو، حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو البقرة (213).

دوم:

اگر کوئی ایسا سبب ہو جو طلاق طلب کرنا مباح کرتا ہو تو عورت کے لیے خاوند سے طلاق طلب کرنا جائز ہے، مثلا اگر خاوند اپنی بیوی کے حقوق میں کوتاہی کرتا ہو یا پھر بیوی پر ظلم کرے اور اس کے ساتھ برے سلوک سے پیش آتا ہو، اور کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت قبول نہ کرے اور نہ ہی معاملات سدھارے اور بہتر طریقہ سے بیوی کے ساتھ حسن معاشرت نہ کرے تو بیوی کے لیے طلاق طلب کرنا مباح ہے.

لیکن بغیر کسی سبب کے عورت کا طلاق کرنا حرام بلکہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی تنگی کے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی بغیر کسی ایسی تنگی کے جس کی بنا پر علیحدگی طلب کرنے پر مجبور ہونا پڑے.

دیکھیں: تحفة الاحوذی (4 / 410).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند سے طلاق طلب کرنے کی ترہیب میں جتنی بھی احادیث وارد ہیں انہیں اس پر محمول کیا جائیگا کہ اگر کوئی

ایسا سبب نہ پایا جائے جو طلاق طلب کرنے کو مباح کرتا ہو " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (9 / 402).

مزید آپ سوال نمبر (9481) اور (12496) اور (1859) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور خلع کرنا بھی جائز اس صورت میں جائز ہے جب اس کا کوئی شرعی سبب ہو، تا کہ ظلم مٹایا جائے یا پھر حقوق کی حفاظت ہو، یا اس کے علاوہ کوئی اور عذر پایا جائے، اس کی تفصیل سوال نمبر (1859) میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

بغیر کسی سبب یا پھر عذر کے خلع طلب کرنا حرام ہے.

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" خلع لینے والیاں منافقات میں سے ہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1186) سنن نسائی حدیث نمبر (3461)، لیکن نسائی اور ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بطور حجت اور دلیل ذکر کیا ہے، اور امام احمد اس کی تصحیح کی طرح مائل ہیں جیسا کہ فتح الباری (9 / 403) میں بیان کیا ہے.

دیکھیں: المغنی (7 / 248).

اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (1186) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی: وہ عورتیں جو اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب اور تنگی کے طلاق اور خلع طلب کرتی ہیں " انتہی

دیکھیں: تحفة الاحوذی (4 / 409).

سوم:

جب خاوند ايك سے زائد شادياں كرے تو اس پر واجب ہے كہ وہ شادى كى شرط پورى كرے جبكہ اللہ كا فرمان ہے:

اگر تمہيں خدشہ ہو كہ عدل نہيں كر سكو گے تو پھر ايك ہى كافى ہے النساء (3).

اگر اسے علم ہو جائے كہ وہ كسى ايك بيوى كے حق ميں كوتاہى كريگا تو اس كے ليے اسے معلق كرنا اور اس پر ظلم كرنا جائز نہيں، بلكہ اس پر واجب ہے كہ وہ اس كا نفقہ اور مبيت يعنى شب بسرى اور معاشرت كو اچھے طريقہ سے ادا كر كے اس حق ادا كرے، اور سب بيويوں كے مابين عدل كرے، اگر ايسا نہيں كر سكتا تو پھر اچھے طريقہ سے چھوڑ دے اور احسان يہى ہے كہ وہ عورت كا كوئى مال نہ لے.

اور آپ سوال نمبر (45600) كے جواب كا بھى مطالعہ كريں.

اور اگر خاوند احسان كے ساتھ چھوڑنے سے انكار كر دے اور بيوى پر ظلم كرنے سے بھى باز نہ آئے اور اس كى پرواہ نہ كرے اور بيوى اس سے جلدى فارغ ہونے كى رغبت ركھتى ہو چاہے اس كے ليے اسے معاوضہ بھى ادا كرنا پڑے جس سے راضى ہو كر خاوند اسے چھوڑ دے تو عورت كو ايسا كرنے كا حق حاصل ہے اور گناہ خاوند پر ہوگا، اور اس صورت ميں جو مال وہ بيوى سے لے رہا ہے وہ حرام ہے.

اس كى تفصيل سوال نمبر (42532) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

چہارم:

رہا يہ سوال كہ: طلاق سے اللہ رحمن كا عرش ہل جاتا ہے ؟

اس سلسلہ ميں كوئى صحيح دليل نہيں ملتى، بلكہ اس كے بارہ ميں جو حديث مروى ہے وہ موضوع و من گھڑت اور جھوٹ ہے.

اس كى تفصيل سوال نمبر (43498) ميں بيان ہو چكى ہے اس كو ديكھا جا سكتا ہے.

واللہ اعلم .